## سوال

(299) طلاق نامہ پر دستخط کرنا اور زبان سے طلاق نہ دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے والدین کے کہنے پر اپنی مرضی کے خلاف پہلے سے تیار کردہ طلاق نامہ پر دستخط کئے ہیں جبکہ میں نے زبان سے طلاق وغیرہ کے الفاظ نہیں کہے اور نہ ہی میرا طلاق دینے کا ارادہ تھا، اب ہم صلح کرنا چاہتے ہیں میری راہنمائی فرمائیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال میں واضح ہو کہ صورت مسئولہ میں جبر واکراہ کی کوئی صورت نہیں ہے کہ اس میں دی ہوئی طلاق کو غیر مؤثر قرار دیا جائے، طلاق دیتے وقت زبان سے اقرار ضروری نہیں بلکہ طلاق دینا یا لکھے ہوئے طلاق نامہ پر دستخط کرنا بھی اقرار ہی کی ایک صورت ہے۔ اس بنا پر مذکورہ طلاق رجعی ہے بشرطیکہ پہلی یا دوسری طلاق ہو، طلاق رجعی کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ’’اگر ان کا آپس میں صلح واتفاق کا ارادہ ہو تو خاوند حضرات انہیں دوران عدت واپس لینے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔‘‘ [۲/البقرہ:۲۲۸]

عدت گزر جانے کے بعد بھی تجدید نکاح سے تعلقات کو استوار کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۳۲ میں اس کی صراحت ہے لیکن اس صورت میں عورت کی رضامندی، سرپرست کی اجازت سے نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں تجدید نکاح ہوگا۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:316**